(S_2002_5_548_551)

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

سوامی ناتھ چوہان اور دیگران

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

18/دسمبر، 2002

[سید شاہ محمد قادری اور اریجیت پسیات، جسٹسز]

آسام بندوبست کے قواعد :

قاعدہ 18 - یونین آف انڈیا کی طرف سے دفاعی مقاصد کے لیے حاصل کی گئی اراضی - بعد میں، اراضی کو زمین کے مالک کو دوبارہ منتقل کیا گیا لیکن قبضہ نہیں دیا گیا - قاعدہ 18 کے تحت جواب دہندگان کو 5 سے 7 تک نوٹس جاری کیا گیا - قاعدہ 5 سے 7 تک مقدمہ دائر کیا گیا ان کے کرایہ داری کے اعلان کے لیے متدعویہ اراضی کا دعوی کرتے ہوئے کہ وہ آسام غیر زرعی شہری علاقوں کے کرایہ داری ایکٹ، 1955 کی دفعہ 5 کے تحت محفوظ کرایہ دار تھے - مقدمہ اور اپیل مسترد کر دی گئی - قاعدہ 5 سے قاعدہ 7 تک تجاوزات بندوبست دیا گیا - قاعدہ 18 کے تحت انہیں دوبارہ نوٹس جاری کیا گیا - نوٹس تحریری عرضی میں منسوخ کر دیا گیا - تاہم، یونین آف انڈیا کی رٹ اپیل کی منظوری دی گئی عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ نے نوٹس کو برقرار رکھتے ہوئے - قاعدہ 18 حکومت کو کسی بھی ایسے شخص کو زمین سے بے دخل کرنے کا اختیار دیتا ہے جس پر کسی شخص نے مالک، زمیندار یا تصفیہ ہولڈر کا حق حاصل نہیں کیا ہے۔ متدعویہ اراضی اس طرح حاصل نہیں کی گئی تھی - قاعدہ 18 کے تحت اپیل گزاروں کو باہر نکالنا قانون واجب عمل کے تحت ہے - عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے - اپیل مسترد کر دی گئی - آسام حصول اراضی کے قواعد، 1886 - آسام غیر زرعی شہری آبادی کرایہ ایکٹ، 1955 - دفعہ 5۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ :1994 کی دیوانی اپیل نمبر 8549۔

1993 کے تحریری اپیل نمبر 45 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے 16.11.1993 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے منوج سکسینہ اور پرویز چودھری۔

جواب دہندگان کے لیے بی وی بی داس کے لیے وی کے سدھاران، راجیو مہتا اور مسز ریکھا پانڈے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ گاں نے دعوی کیا کہ وہ ہوکن پکھوری (مختصر طور پر، 'متدعویہ اراضی') میں 4 بیگھا، 4 کتھا اور 15 لیچا کی زمین کے کرایہ دار ہیں۔ متدعویہ اراضی اصل میں جواب دہندگان 5 سے 7 کے والد کی تھی۔ 1943 میں، پہلے مدعا علیہ (یونین آف انڈیا) نے دفاعی مقاصد کے لیے متدعویہ اراضی حاصل کی۔ اپیل کنندہ گاں کا معاملہ یہ ہے کہ انہوں نے 1947 میں جواب دہندگان 5 سے 7 کے ساتھ متدعویہ اراضی کے پٹہ کا معاہدہ کیا تھا۔ تاہم، 17 ستمبر 1976 کو، پہلے جواب دہندہ نے جواب دہندہ ان 5 سے 7 کے حق میں مقدمہ زمین کو دوبارہ منتقل کیا لیکن قبضہ مذکورہ جواب دہندہ ان کے حوالے نہیں کیا۔ شاید اسی وجہ سے، چوتھے جواب دہندہ نے آسام حصول اراضی کے ضابطے، 1886 کے تحت بنائے گئے آسام بندوبست رولز کے رول 18 کے تحت اپیل کنندہ گاں کے خلاف بے دخلی کا نوٹس جاری کیا۔ اس کے باوجود، اپیل کنندہ گاں نے مقدمہ دائر کیا- ٹی ایس نمبر۔ 111/78- منصف نمبر 1، تنسکھیا کی فائل پر متدعویہ اراضی کے اس وقت کے کرایہ داری کے اعلان اور اس پر قبضے کی تصدیق کے لیے۔ ٹرائل کورٹ نے 4 جون 198 ایس کو اپیل کنندہ گاں کے حق میں مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ ٹرائل کورٹ کے فیصلے اور ڈگری سے ناراض ہو کر، پہلے جواب دہندہ نے ایک اپیل نمبر-.T.A نمبر 77 / 86- ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، تنسکھیا کے سامنے دائر کیا۔ 21 دسمبر 1987 کو، فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے جزوی طور پر اپیل کی منظوری دی اور فیصلہ

دیا کہ یہاں اپیل کرنے والے کرایہ دار نہیں بلکہ تجاوز کرنے والے تھے اور انہیں قانون واجب عمل سے بے دخل کیا جا سکتا ہے۔ عدالت عالیہ کے سامنے دوسری اپیل نمبر 67 / 88 میں جواب دہندگان 5 سے 7 نے اس فیصلے پر ناکام وار کیا۔ 20 جولائی 1988 کو دوسری اپیل کو مسترد کرنے کے بعد، ریاستی حکومت نے آسام بندوبست رولز کے رول 18 کے تحت اپیل کنندہ گاں کے خلاف نئی کارروائی شروع کی۔ 19 جون 1992 کو ریاستی حکومت (جواب دہندہ ان 2 سے 4) کی طرف سے جاری کردہ نوٹس پر اپیل کنندہ گاں نے آسام عدالت عالیہ کے سامنے تحریری عرضی-سی آر نمبر 1912 / 92 میں وار کیا۔ عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے اعتراض شدہ نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا اور 18 فروری 1993 کو تحریری عرضی کی منظوری دے دی۔ جواب دہندگان 5 سے 7 نے تحریری اپیل نمبر 45 / 93 میں ڈویژن بنچ کے سامنے معاملہ اٹھایا۔ ڈویژن بنچ نے رٹ اپیل کی منظوری دی، واحد جج کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا اور 19 جون 1992 کے متنازعہ نوٹس کے جواز کو برقرار رکھا۔ ڈویژن بنچ کے اس فیصلے اور حکم کو اس اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ گاں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل جناب منوج سکسینہ زور دے کر کہتے ہیں کہ اپیل کنندہ گاں کو آسام غیر زرعی شہری آبادی کرایہ ایکٹ 1955 کی دفعہ 5 کے تحت تحفظ حاصل ہے، اس لیے انہیں بندوبست رولز کے رول 18 کے تحت نوٹس جاری کر کے بے دخل نہیں کیا جا سکتا۔ مذکورہ توضیع جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کرایہ داروں کو بے دخلی سے بچاتا ہے۔ مذکورہ دفعہ کے تحفظ کا دعوی کرنے کے لیے، اپیل کنندگان کو یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ وہ کرایہ دار ہیں۔ یہ ماننے کی ایک سے زائد وجوہات ہیں کہ اپیل کنندہ کرایہ دار نہیں ہیں۔ سب سے پہلے، اپیل کنندگان جواب دہندگان 5 سے 7 کے بذریعے کرایہ داری کا دعوی کرتے ہیں جن کا 1947 میں متدعویہ اراضی پر کوئی حق حق یا مفاد نہیں تھا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ متدعویہ اراضی پہلے جواب دہندہ نے پہلے ہی 1943 میں حاصل کر لی تھی۔ دوسرا، اپیل کنندہ گاں کو سابقہ دیوانی میں تجاوز کرنے والے قرار دیا گیا تھا۔ تیسرا، جواب دہندگان 5 سے 7 کے والد جو متدعویہ اراضی کے اصل مالک تھے، 1960 میں انتقال کر گئے۔ اس کے بعد ہی، جواب دہندگان 5 سے 7 منظر عام پر آئے، اس طرح وہ 1947 میں اپیل کنندہ گاں کو متدعویہ اراضی لیز پر نہیں دے سکتے تھے۔ جو بھی ہو، اس اپیل کو جنم دینے والی کارروائی بندوبست کے قواعد کے قاعدے آئی ایس کے تحت شروع کی گئی تھی جس میں کہا گیا ہے :

"18۔ اخراج۔(1) جیسا کہ اس کے بعد فراہم کیا گیا ہے، ڈپٹی کمشنر کسی بھی شخص کو اس زمین سے نکال سکتا ہے جس پر کسی شخص نے مالک، زمیندار یا آبادکاری کے مالک کے حقوق حاصل نہیں کیے ہیں۔

ضابطے کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ڈپٹی کمشنر کو کسی بھی ایسے شخص کو زمین سے بے دخل کرنے کا اختیار دیتا ہے جس پر کسی شخص نے مالک، زمیندار یا آبادکاری کے مالک کا حق حاصل نہیں کیا ہو۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے قاعدہ 18 کا حوالہ دیتے ہوئے فیصلہ دیا کہ مقدمے کی زمین کسی مالک یا زمیندار یا بندوبست کے مالک نے بندوبست کے قواعد کے معنی میں حاصل نہیں کی تھی۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ سابقہ مقدمے کی کارروائی میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ گاں کو قانون واجب عمل کے ذریعے بے دخل کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں، بندوبست کے قواعد کے قاعدہ 18 کے تحت اپیل کنندہ گاں کو باہر نکالنا قانون واجب عمل نہیں ہوسکتا۔ اس موقف کے پیش نظر، یہ حقیقت کہ اعتراض شدہ نوٹس کے جاری ہونے کی تاریخ تک، پہلے جواب دہندہ کے پاس زیر بحث زمین کا حق نہیں تھا، بے معنی ہے۔

جواب دہندگان 5 سے 7 کے وکیل کے ذریعے ہمارے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ 16 نومبر 1993 کو اس اپیل میں چیلنج کے تحت حکم منظور ہونے کے بعد ریاستی حکومت نے زیر بحث زمین کا قبضہ سنبھال لیا اور اسے 25 مارچ 1994 کو جواب دہندگان 5 سے 7 کے حوالے کر دیا۔ ان حقائق کو جوابی بیان حلفی میں بیان کیا گیا ہے لیکن انہیں جوابی حلف نامہ داخل کر کے تبدیل نہیں کیا گیا۔ یکم دسمبر 1994 کو، اس عدالت نے فریقین کو جمود برقرار رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے حکم جاری کیا، جو کہ مبینہ طور پر قبضہ حوالے کرنے کے کافی عرصے بعد تھا۔ تاہم، اپیل گزار قبضے میں ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور ہم اس پہلو پر کوئی رائے ظاہر کرنے کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر، ہمیں عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے متنازعہ حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں ہوگا۔

جواب دہندگان کی صف سے یونین آف انڈیا کے نام کو ہٹانے کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

آر۔ پی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this
document